ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اَپ

نومبر-2007

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) 21-ڈیوس روڈ لاہور

فون نمبر: 042-9201094, 9200754

دھان کی بہتر سنبھال کسان خوشحال

دھان (مونجی) کی بہتر پیداوار اور اچھی قیمت کے حصول کے لئے سنہری اصول

☆ کٹائی سے 15 دن پہلے کھیت کو پانی دینا بند کر دیں۔
☆ دھان (مونجی) کی کٹائی اس وقت شروع کریں جب سٹے کے نچلے دو سے تین دانے سبز ہوں۔
☆ دھان (مونجی) کی کٹائی صبح 10.00 بجے سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد ہرگز نہ کریں۔
☆ کٹائی کے وقت دانوں میں نمی 20 فیصد سے زیادہ نہیں ہوئی چاہیئے۔
☆ کٹائی کیلئے دھان (مونجی) والا کمبائن ہارویسٹر ہی استعمال کریں یا گندم والا کمبائن ہارویسٹر جو دھان کی کٹائی کیلئے ترمیم شدہ ہو۔
☆ کمبائن ہارویسٹر کی رفتار آہستہ رکھیں تا کہ دانے ٹوٹنے نہ پائیں اور پرالی وغیرہ دانوں کے ساتھ نہ آئے۔

منڈی میں دھان (مونجی) فروخت کرنے کے لئے ضروری ہدایات

☆ منڈی میں دھان (مونجی) فروخت کرتے وقت 1.5 فیصد سے زیادہ کمیشن ادا نہ کریں۔
☆ چونگی، بک تھلہ، حقہ پانی، جھاڑو، مسجد فنڈ وغیرہ کے ناجائز اخراجات ادا نہ کریں۔
☆ مارکیٹ فیس ایک روپیہ فی 100 کلوگرام خریدار ادا کرے گا۔
☆ وزن کرتے وقت خالی بوری کا الاؤنس ایک کلو 200 گرام ہوگا۔
☆ تولہ خریدار کی بجائے آڑھتی یا کمیشن ایجنٹ کا مقرر کردہ ہو۔
☆ ملر / آڑھتی حضرات دھان (مونجی) کو مناسب طور پر خشک کریں۔
☆ دھان (مونجی) کی اقسام علیحدہ علیحدہ رکھیں اور ملاوٹ مت کریں۔
☆ کسی بھی قسم کی زائد وصولی کی صورت میں مطلقہ منڈی کی مارکیٹ کمیٹی سے رجوع کریں۔

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

گندم

گندم کا ارتقاء آج سے ہزاروں سال پہلے جنوب مغربی ایشیاء سے ہوا جبکہ بھارت اور اس کے ملحقہ علاقوں میں اس کی کاشت آج سے تقریباً پانچ ہزار سال پہلے شروع ہوئی۔اس وقت پاکستان اس کی کاشت میں بہتر مقام رکھتا ہے اور 2005 کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق پاکستان پہلے دس عالمی ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔پاکستان کی کل معیشت میں گندم کا حصہ 3 فیصد ہے۔گندم ہماری زرعی اجناس میں نہایت اہم ہے۔پاکستانی عوام کی بنیادی خوراک ہونے کی وجہ سے ملک کے ہر علاقے میں کاشت کی جاتی ہے۔اس اہمیت کی بناء پر عوام کی سالانہ ضرورت کے علاوہ ایک مخصوص مقدار مشکل حالات سے نبرد آزما ہونے کیلئے ذخیرہ بھی کی جاتی ہے۔اس سال گندم کی پیداوار گذشتہ سال کے مقابلہ میں 10.5 فیصد زائد حاصل ہوئی۔اپریل میں نئی فصل کے آتے ہی گندم کی قیمت منڈی میں کم ہو جاتی ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔گندم کا رقبہ بنیادی خوراک کے باعث باقی تمام فصلوں سے زیادہ کاشت کیا جاتا ہے۔اس کی کاشت بارانی علاقوں میں اکتوبر اور نہری علاقوں میں نومبر سے شروع ہوتی ہے۔محکمہ خوراک ہر سال مشکل حالات سے برد آزما ہونے کے لئے کچھ گندم ذخیرہ کرتا ہے۔جس کو ستمبر کے بعد فلور ملوں کو اس کی گنجائش کے مطابق فروخت کرتا ہے۔جس سے زمینداروں کو مناسب قیمت مل جاتی ہے اور مڈل مین کا کردار کم ہونے کے باعث صارف کو بھی گندم کی مصنوعات مناسب قیمت پر میسر رہتی ہیں۔اس کے باوجود بھی کچھ منافع خور عناصر گندم کی ناجائز ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں جس سے گندم کی طلب کو غیر متوازن کر دیتے ہیں جیسا کہ اس سال ہوا اور لوگوں کو گندم اور آٹے کی زیادہ قیمتوں کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ نے گندم کی برآمد پر پابندی عائد کر دی تاکہ اس کی قیمتیں اعتدال پر رہیں۔گندم کے موجود بحران کی وجہ سے قیمتوں میں مسلسل اضافہ جاری ہے۔

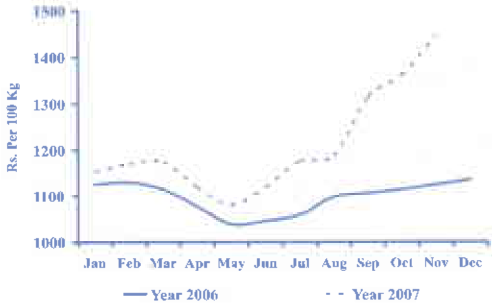

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں نومبر کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 1445 روپے فی کوئنٹل رہی۔جو کہ گذشتہ ماہ اکتوبر کی 1361 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 6.12 فیصد زیادہ ہے۔جبکہ گذشتہ سال ماہ نومبر کی قیمتوں کی نسبت 28.37 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔گندم کے موجودہ بحران سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت ذخیرہ اندوزوں کے خلاف بھرپور کاروائی کرے اور سمگلنگ کی روک تھام کی جائے۔درج ذیل گوشوارے میں گندم کی ماہ نومبر، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال نومبر کی قیمتیں دی گئی ہیں۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2006) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2007) سے موازنہ	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2006) سے موازنہ
لاہور	1510	1435	1128	5.23	33.87
فیصل آباد	1412	1325	1116	6.57	26.54
سرگودھا	1452	1379	1121	5.29	29.57
ملتان	1477	1388	1122	6.41	31.66
گوجرانوالہ	1405	1257	1097	11.77	28.10
اوکاڑہ	1430	1342	1095	6.56	30.61
راولپنڈی	1458	1388	1175	5.04	24.09
رحیم یار خان	1413	1376	1150	2.69	22.87
اوسط	1445	1361	1125	6.12	28.37

مکئی

مکئی کی تاریخ بہت پرانی ہے۔مکئی اصل میں یورپین فصل تھی جوکہ بعد میں تقریباً پندرھویں یا سولہویں صدی میں امریکہ اور تمام دینا میں متعارف ہوئی۔مکئی ساری دینا میں بڑی کامیابی سے کاشت کی جاتی ہے۔مکئی کی پیداوار میں پاکستان کا دنیا میں 26واں نمبر ہے۔پچھلے دوسالوں سے مکئی کی پیداوار میں اضافے کا رجحان ہے کیونکہ مکئی کی کاشت سے کاشتکاروں کو بہتر معاوضہ مل رہاہے۔مکئی کی طلب میں بھی مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔کیونکہ مکئی کا استعمال جانوروں کی خوراک میں بکثرت ہوتا ہو۔اِس کے ساتھ ساتھ کارون آئل بنانے والی ملز بھی اس کی خاطر خواہ خرید کرتی ہیں۔سال 06-2005میں پاکستان میں مکئی کی پیداوار 3109.6 ہزار ٹن ہوئی جوکہ پچھلے سال سے 11.2فی صد زیادہ ہے۔مکئی پاکستانی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔مکئی ملک کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔لیکن مکئی کی پیداوار کا مجموعی طور پر 99فیصد صوبہ پنجاب اور سرحد سے حاصل ہوتا ہے۔صوبہ پنجاب کا ملکی پیداوار میں حصہ 74فیصد ہے۔جو چند سال پہلے55فیصد تھا۔پنجاب کے پیداواری حصے میں اضافہ منڈی میں اس کی بڑھتی ہوئی طلب کوظاہر کرتا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی طلب کوترقی دادہ ہائبرڈ اقسام سے پورا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔مکئی کی خریف کی فصل منڈی میں آنا شروع ہوگئی ہے جونومبر دسمبر تک منڈی میں آتی رہے گی۔مکئی کی زیادہ طلب کی بناء پر قیمتوں میں معمولی اضافہ ہوسکتا ہے۔کیونکہ جانوروں کی خوراک میں جومتبادل اجناس استعمال ہوتی ہیں اُن کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔لہذا اُن اجناس کے متبادل کے طور پر مکئی کی خرید زیادہ ہورہی ہے جوکہ قیمتوں میں بڑھوتری کا باعث ہیں

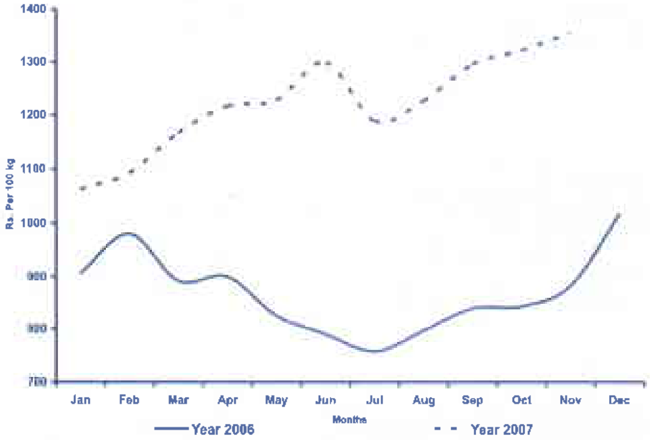

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں نومبر کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 1356 روپے فی کوئنٹل رہی۔جوکہ گذشتہ ماہ کی 1322 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 2.51 فیصد زیادہ ہے۔جبکہ گذشتہ سال ماہ نومبر کی قیمتوں کی نسبت 53.47 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر(2007) کی قیمتیں	اکتوبر(2007) کی قیمتیں	نومبر(2006) کی قیمتیں	نومبر(2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر(2007) سے موازنہ	نومبر(2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر(2006) سے موازنہ
لاہور	1375	1188	960	15.74	43.23
فیصل آباد	1413	1360	842	3.90	67.88
سرگودھا	1328	1369	950	-2.99	39.79
ملتان	1505	1656	864	-9.12	74.29
گوجرانوالہ	1149	1139	827	0.88	38.92
اوکاڑہ	1428	1278	908	11.74	57.36
راولپنڈی	1296	1263	854	2.61	51.80
رحیم یارخان	1350	1325	850	1.89	58.82
اوسط	1356	1322	882	2.51	53.74

چاول سپر باسمتی

چاول کے بارے میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اس کا ارتقاء 3000BC میں انڈونیشا کے علاقے بالی، چین، برما اور انڈیا سے ہوا۔ چاول میں نشاستہ بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ چاول پوری دنیا میں خوراک کے طور پر بہت پسند کیا جاتا ہے۔ چاول کی پیداوار میں چین، انڈیا، انڈونیشا، بنگلہ دیش اور ویت نام بڑے ممالک کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ پاکستان باسمتی چاول کی پیداوار میں پوری دنیا میں مشہور ہے۔ پاکستان باسمتی چاول کی برآمد سے ہر سال خاطر خواہ زرمبادلہ کماتا ہے۔ دوران سال 2006-07 میں پاکستان نے 1,125,819 (ہزار امریکی ڈالر) کا چاول برآمد کیا۔ جس میں باسمتی چاول کا حصہ 49.14 فیصد ہے۔ یہ چاول زیادہ تر دبئی، کینیا، عمان، یمن، سنگاپور اور دوسرے کئی ممالک کو بھیجا گیا۔ پاکستان میں باسمتی چاول کی کل پیداوار کا 57 فیصد سے زیادہ صوبہ پنجاب سے حاصل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے کچھ اضلاع کی آب وہوا اور زمین باسمتی چاول کی پیداوار کیلئے نہایت موزوں تصور کی جاتی ہے اور اس کی مخصوص خوشبو اور منفرد ذائقہ کی بناء پر پاکستانی باسمتی چاول بین الاقوامی منڈی میں ایک خاص پہچان رکھتا ہے۔

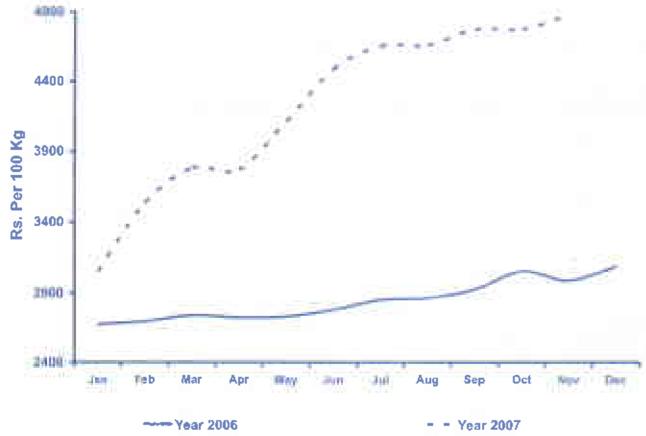

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں نومبر کے مہینے میں گزشتہ ماہ اکتوبر کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں معمولی تبدیلی دیکھنے میں آئی۔ جو کہ 13 فیصد زیادہ رہی۔ اور گزشتہ سال نومبر کی قیمتوں سے 63.19 فیصد زیادہ ہیں۔ پچھلے دو سالوں سے چاول کی قیمتیں نہایت کم رہی تھیں۔ بین الاقوامی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی منڈی میں چاول باسمتی کی قیمتیں بڑھ گئیں۔ لیکن یہ قیمتیں اس وقت بڑھی تھیں جب کسان اپنی فصل فروخت کر چکا تھا۔ پچھلے سال چاول کی کم پیداوار اس سال بھی قیمتوں میں اضافے کا باعث ہے۔ اور دن بدن چاول کی بڑھتی ہوئیں قیمتیں زیادہ طلب کا اندیہ دے رہی ہیں۔ طلب اگر یونہی برقرار رہی تو قیمتوں میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔ نیا چاول منڈی میں آنا شروع ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کی قیمتوں میں کوئی کمی نہ ہوئی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں سپر باسمتی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2006) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2007) سے موازنہ	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2006) سے موازنہ
لاہور	4867	4650	3067	4.67	58.71
فیصل آباد	4875	4292	3000	13.58	62.50
سرگودھا	4385	4402	2692	-0.39	62.92
ملتان	4969	4771	3017	4.15	64.72
گوجرانوالہ	4558	4454	3006	2.33	51.62
اوکاڑہ	4650	4900	2992	-5.10	55.43
راولپنڈی	5500	5405	3208	1.76	71.43
رحیم یار خان	5250	5367	2950	-2.18	77.97
اوسط	4882	4780	2991	2.13	63.19

چاول اری

چاول اری کی زیادہ کاشت صوبہ سندھ میں کی جاتی ہے یہ صوبہ کل ملکی پیداوار کا تقریباً 68 فیصد سے زیادہ پیدا کرتا ہے۔ پنجاب اری چاول کی پیداوار میں 19 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ اری چاول زیادہ تر برآمد کیا جاتا ہے۔ اس کا چاول کی کل برآمد میں تقریباً 51 فیصد سے زیادہ حصہ ہے۔ اس سال پاکستان نے 569,499 ہزار امریکی ڈالر کا اری چاول برآمد کیا۔ چاول اری کی سالانہ اوسط پیداوار تقریباً 1.9 ملین ٹن ہے۔ اسکی فی ایکڑ پیداوار باسمتی چاول سے تقریباً دوگنا ہے۔ ان دنوں دھان کی نئی فصل منڈی میں آ رہی ہے۔ لیکن طلب کے بڑھنے کے باعث اور گزشتہ سال چاول کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کے باعث اس سال دھان کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت 50 سے 80 فیصد زیادہ دیکھنے میں آئی ہیں۔

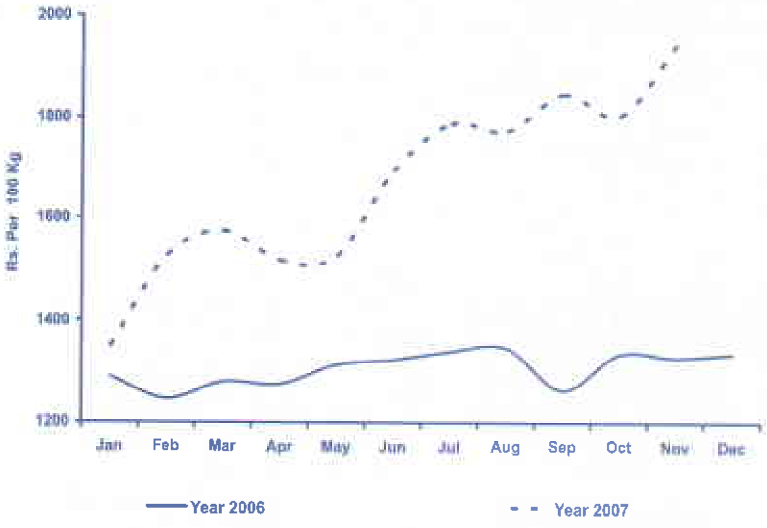

اس ماہ صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گزشتہ ماہ اکتوبر میں چاول اری کی اوسط قیمت 1804 روپے فی کوئنٹل رہی جو ماہ نومبر میں بڑھ کر 1944 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ اور شرح اضافہ 7.77 فیصد رہا۔ جبکہ گذشتہ سال نومبر کے مقابلہ میں شرح اضافہ 46.33 فیصد ہے۔ جس کی وجہ گذشتہ سال پیداوار میں کمی ہے۔

درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی نومبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ نومبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2006) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2007) سے موازنہ	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2006) سے موازنہ
لاہور	2030	1880	1300	7.98	56.15
فیصل آباد	1879	1788	11798	5.09	59.35
سرگودھا	2019	1705	1405	18.42	44.03
ملتان	1866	1709	1297	9.19	43.90
گوجرانوالہ	1905	1745	1367	9.17	39.39
اوکاڑہ	1858	1900	1422	-2.21	30.69
راولپنڈی	2117	1954	1375	8.34	53.96
رحیم یار خان	1879	1750	1288	7.37	45.94
اوسط	1944	1804	1329	7.77	46.33

چینی سفید

کماددوسوسے زائدملکوں میں کاشت کیاجاتاہے۔برازیل اس کی کاشت کاسب سے بڑاملک ہے۔جبکہ انڈیا،چین اور پاکستان بالترتیب دوسرے،تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔پوری دنیا میں تقریباً 1011581 (ہزارٹن) کماد پیداہوتاہے۔کمادرقبہ کے لحاظ سے پاکستان کی ایک بڑی فصل ہےاور بنیادی طور پر شکر حاصل کرنے کیلئے کاشت کی جاتی ہے۔اِس وقت ملک میں چلتے ہوئے75 شکر سازی کے کارخانوں کی پیداوار کادارومدار ملک میں کاشت ہونے والے کماد پر ہے۔اور یہ کارخانے 5 ملین ٹن چینی سالانہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔لیکن اسکی اوسط فی ایکڑ پیداوار(494 من)،عالمی اوسط فی ہیکٹر پیداوار(600 من) سے کافی کم ہے۔اسکے علاوہ دوسرے ممالک کی نسبت پاکستان میں کماد کے فی ایکٹر پیداواری اخراجات بھی زیادہ ہیں۔لیکن اس سال چینی کی بہتر قیمتوں کی وجہ سے رقبہ میں اضافہ ہوا۔اس سال زیادہ بارشوں کے باعث کماد کی فصل کی فی ایکڑ پیداوار زیادہ متوقع ہے۔اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے شوگرمل مالکان کو ہدائت جاری کی ہیں کہ زمینداروں کی فصل کو بروقت سنبھالنے کے لیے ملوں کو یکم نومبر سے چالو کریں۔30 نومبر 2007 تک پنجاب کی کل 44 شوگرملوں میں سے 40 شوگرملوں نے کرشنگ شروع کردی ہے۔اورملوں نے زمینداروں سے گنا خرید کرنا شروع کردیا ہے۔اس سال کماد کی فصل کی اچھا ہونے کی خبریں ہیں۔

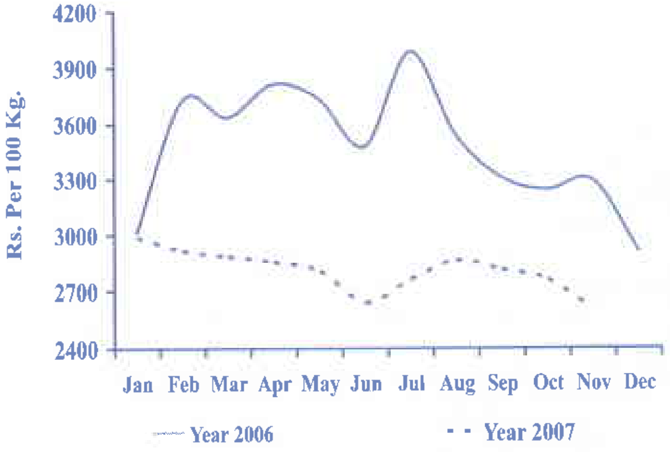

اس وجہ سے نومبر کے دوران صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی جبکہ شرح کمی 5.79 فیصد رہی۔ اکتوبر میں چینی کی قیمت 2759 روپے فی کوئنٹل تھی جو ماہ نومبر میں کم ہوکر 2600 روپے فی کوئنٹل ہوگئی جبکہ گذشتہ سال اکتوبر کے مقابلے میں قیمت میں شرح کمی 21.06 فیصد ہے۔دسمبر میں نئی چینی کی آمد سے قیمتیں مزید کم ہونے کاامکان ہے۔درج ذیل گوشوارے میں چینی کی نومبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ نومبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر(2007) کی قیمتیں	اکتوبر(2007) کی قیمتیں	نومبر(2006) کی قیمتیں	نومبر(2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر(2007) سے موازنہ	نومبر(2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر(2006) سے موازنہ
لاہور	2738	2775	3260	-1.33	-16.01
فیصل آباد	2512	2740	3220	-8.32	-21.99
سرگودھا	1682	2745	3318	-2.30	-19.18
ملتان	2475	2683	3254	-7.75	-23.94
گوجرانوالہ	2701	2779	3278	-2.81	-17.61
اوکاڑہ	2547	2756	3276	-7.58	-22.25
راولپنڈی	2644	2828	3387	-6.51	-21.93
رحیم یارخان	2497	2767	3349	-9.76	-25.44
اوسط	2600	2759	3293	-5.79	-21.06

چناسیاہ

چنابطور خوراک لحمیات کی فراہمی کا سستا اور مقوی ذریعہ ہے۔گوشت میں 18.50 فیصد لحمیات جبکہ اس کے مقابلے میں چنے میں 19.20 فیصد لحمیات پائی جاتی ہیں۔ چنے کی فصل کا شمار قدیم فصلوں میں ہوتا ہے۔ایک اندازے کے مطابق چنے کا ارتقاء 740 سال پہلے ترکی سے ہوا تھا آجکل یہ بھارت، پاکستان ترکی، ایران، ایتھوپیا وغیرہ میں بڑے پیمانے پر پیدا ہو رہا ہے۔ چناسیاہ موسم ربیع کی فصل ہے اور بارانی علاقوں کی اہم فصل ہے۔ بھنے ہوئے چنے، سبز چنے، خشک چنے، دال اور بیسن اس کی اہم مصنوعات ہیں اس لیے پاکستان میں کاشت ہونے والی تمام دالوں میں بلحاظ رقبہ اور پیداوار چنا سرفہرست ہے۔اور اس کی 97 فیصد سے زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب کے بارانی علاقوں یعنی بھکر، جھنگ، لیہ، خوشاب۔ میانوالی، سرگودھا اور چکوال میں پیدا ہوتا ہے۔صوبہ کی کل پیداوار میں 44 فیصد حصہ کے ساتھ بھکر پہلے نمبر اور خوشاب 27.8 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔

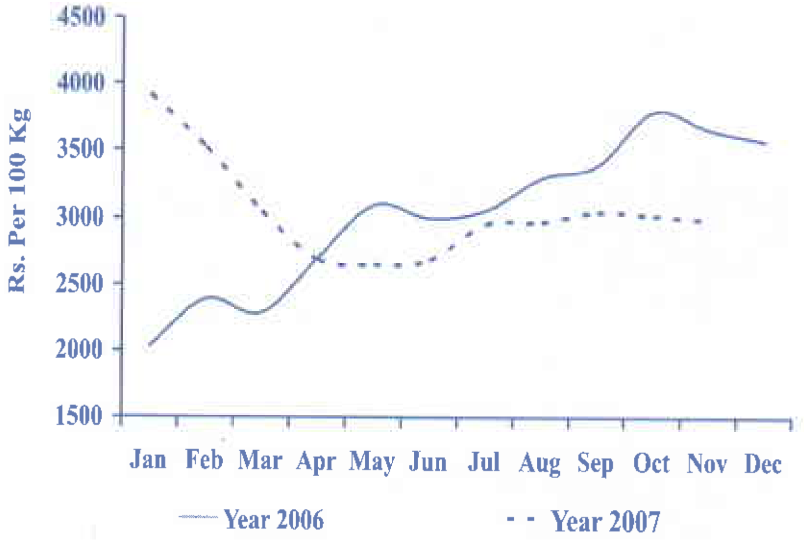

اس سال چنے کی اچھی پیداوار ہونے کے باعث پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اس کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت معمولی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔گذشتہ ماہ (اکتوبر) میں چنے کی قیمت 3022 روپے فی کوئنٹل تھی۔ جو نومبر کے مہینے میں 1.12 فیصد کمی کے ساتھ 2988 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ جو گذشتہ سال نومبر کے مقابلے میں 18.22 فیصد کم رہی ہے۔درج ذیل گوشوارہ میں چناسیاہ کی نومبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال نومبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2006) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2007) سے موازنہ	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2006) سے موازنہ
لاہور	2975	3158	3842	-5.79	-22.56
فیصل آباد	2741	2861	3515	-4.19	-22.01
سرگودھا	2686	2787	3344	-3.62	-16.68
ملتان	3054	2881	3506	6.00	-12.89
گوجرانوالہ	3021	3058	3873	-1.21	-21.99
اوکاڑہ	3058	3100	3738	-1.35	-18.18
راولپنڈی	3104	3200	3900	-3.00	-20.41
رحیم یارخان	3267	3133	3517	4.28	-7.10
اوسط	2988	3022	3654	-1.12	-18.22

ماش

ماش لحمیات کا اہم ماخذ ہے اور پاکستانی عوام میں کافی پسندیدہ ہے لیکن اس کے باوجود یہ فصل محدود رقبہ پر کاشت کی جاتی ہے اور اس کے زیرِ کاشت رقبہ میں اضافہ نہیں ہو رہا اس کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے ضروری عوامل میں اس کی مخصوص زمینی اور موسمی ضروریات، ترقی دادہ اقسام اور نئی پیداواری ٹیکنالوجی نہایت اہم ہے۔ جن کو نہ اپنانے سے فی ایکٹر پیداوار میں اضافہ نہیں ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی پیداواری لاگت نسبتاً زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور فصل کاشتکار کو نفع بخش نہیں رہتی۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب ماش کا بڑا پیداواری صوبہ ہے اور ماش کے زیرکاشت کل رقبہ کا تقریباً 80 فیصد سے زائد رقبہ پنجاب میں کاشت ہوتا ہے۔ شمالی پنجاب میں نارووال، سیالکوٹ اور راولپنڈی اسکے بڑے پیداواری اضلاع ہیں جبکہ جنوبی پنجاب میں زیادہ تر ڈیرہ غازی خان میں ماش کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔ ملکی پیداوار ملک کی ضروریات کے مطابق ناکافی ہے اور اس کی کمی کے باعث ہر سال بیرون ممالک سے ماش درآمد کرنا پڑتا ہے۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی پیداوار اور قیمتوں پر منحصر ہے۔

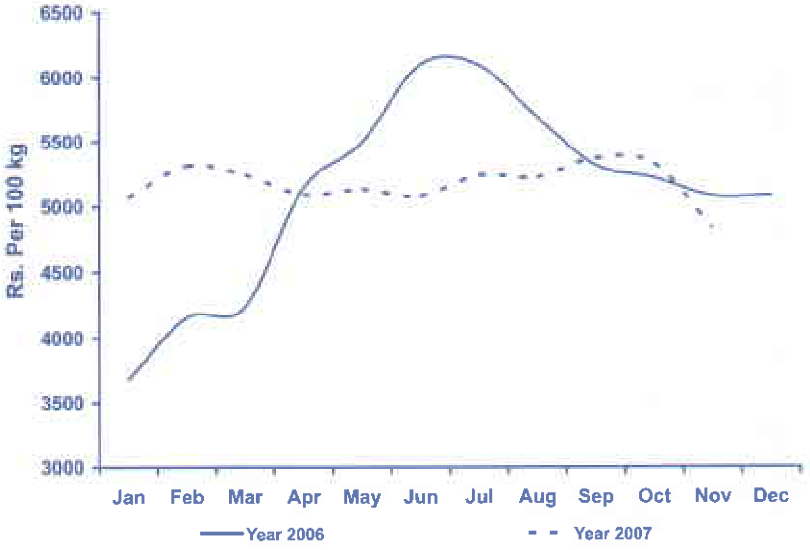

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں نومبر کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گزشتہ ماہ کی قیمت 5332 روپے سے کم ہو کر 4833 روپے فی کوئنٹل ہو گئی اور شرح کمی 9.35 فیصد رہی۔ لیکن گذشتہ سال ماہ نومبر کی نسبت قیمتوں میں 4.90 فیصد کمی ہوئی۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماش کی نومبر، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال نومبر کی فیصد قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2006) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2007) سے موازنہ	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2006) سے موازنہ
لاہور	5288	5517	5742	-4.15	-7.90
فیصل آباد	4058	4888	4566	-16.98	-11.12
سرگودھا	4712	5170	5040	-8.86	-6.51
ملتان	4581	4950	4635	-7.45	-1.17
گوجرانوالہ	5192	4633	5192	-7.83	-0.01
اوکاڑہ	4824	5275	5142	-8.55	-6.18
راولپنڈی	4765	5369	5083	-11.25	-6.26
رحیم یار خان	5245	5850	5258	-10.34	-0.25
اوسط	4833	5332	5082	-9.35	-4.90

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

مسور

دنیا میں دالوں کی کل پیداوار میں مسور کا حصہ 10 فی صد ہے۔ دالوں کی سب سے زیادہ پیداوار انڈیا، کینیڈا، برازیل میں ہوتی ہے۔ دالوں کی پیداوار میں پاکستان کا حصہ 3 فیصد ہے۔ دنیا میں دالوں کا برآمدی حجم 7.5 ملین ٹن ہے۔ دالوں کی عالمی برآمد میں کینیڈا کا حصہ 27 فیصد ہے۔ مسور کی برآمد میں کینیڈا پہلے جبکہ ترکی، آسٹریلیا اور انڈیا بالترتیب دوسرے تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔

موسم ربیع میں کاشت ہونے والی دالوں میں مسور کا نمبر چنے کے بعد آتا ہے۔ بارانی علاقوں میں اسے اکتوبر کے دوران بویا جاتا ہے جبکہ نہری اور زیادہ زرخیز علاقوں میں اسکی بوائی نومبر تک ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں اس کے بڑے پیداواری اضلاع راولپنڈی، چکوال اور نارووال ہیں۔ مقامی پیداوار منڈی کی طلب کو پورا کرنے کے لئے ناکافی رہتی ہے۔ اس لئے طلب و رسد کے مابین توازن برقرار رکھنے کے لئے اسکو زیادہ تر کینیڈا، انڈیا اور آسٹریلیا وغیرہ سے درآمد کیا جاتا ہے۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی منڈی پر ہوتا ہے۔

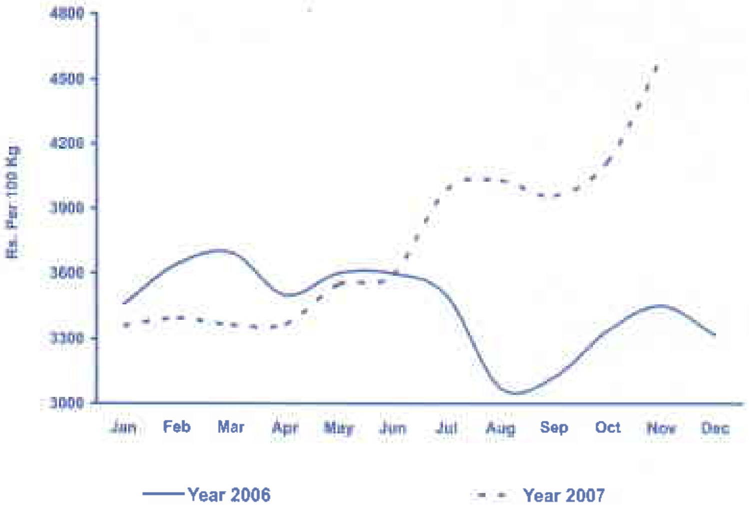

نومبر میں مسور کی اوسط قیمت پچھلے ماہ کے مقابلہ میں 11.76 فیصد زیادہ رہی۔ گذشتہ ماہ اکتوبر میں اوسط قیمت 4117 روپے فی کوئنٹل تھی جو نومبر میں بڑھ کر 4601 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ جو گزشتہ سال نومبر کے مقابلے میں 33.26 فیصد زیادہ ہیں کیونکہ نومبر میں مسور کی کاشت ہونے کی وجہ سے طلب میں اضافہ ہوگیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی نومبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ نومبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر(2007) کی قیمتیں	اکتوبر(2007) کی قیمتیں	نومبر(2006) کی قیمتیں	نومبر(2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر(2007) سے موازنہ	نومبر(2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر(2006) سے موازنہ
لاہور	4738	4608	3317	2.82	42.85
فیصل آباد	4460	3788	3214	17.74	38.79
سرگودھا	4198	3805	3500	10.33	19.94
ملتان	4671	3892	3348	20.02	39.52
گوجرانوالہ	4775	4133	3579	15.53	33.41
اوکاڑہ	4300	3900	3554	10.26	20.98
راولپنڈی	4881	4675	3825	4.41	27.61
رحیم یار خان	4783	4133	3283	15.73	45.68
اوسط	4601	4117	3452	11.76	33.26

مونگ

مونگ میں لحمیات کی مقدار 25 فیصد تک پائی جاتی ہے۔ پاکستان اپنی مقامی طلب کو پورا کرنے کے لئے ہر سال دالوں کو درآمد کرتا ہے سال 07-2006 میں 225192 ہزار امریکی ڈالر کی دالیں درآمد کیں گئیں۔

مونگ دالوں میں رقبہ اور پیداوار کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے اس کی پیداوار کا بڑا حصہ (77) فیصد صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں بھکر، میانوالی، لیہ، جھنگ ،سرگودھا اور خوشاب بالترتیب مونگ پیدا کرنے والے بڑے اضلاع ہیں۔ بھکر صوبہ پنجاب میں مونگ کی کل پیداوار کا 45.99 فیصد پیدا کرتا ہے۔ مونگ کی فصل جون سے شروع ہو کر نومبر تک منڈی میں آتی رہتی ہے۔ اور نئی فصل کے منڈی میں آتے ہی رسد طلب کے مقابلہ میں بڑھ جاتی ہے جو قیمت میں کمی کا موجب بنتی ہے۔

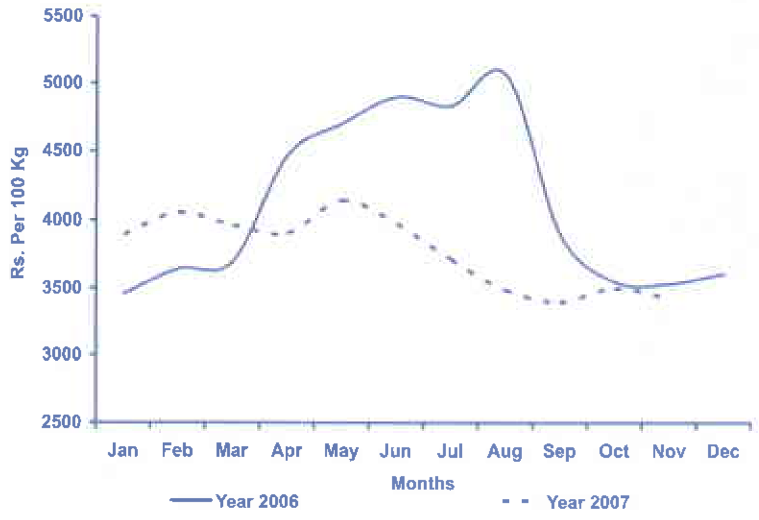

نومبر میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی ۔ گذشتہ ماہ اوسط قیمت 3499 روپے فی کوئنٹل تھی جو اس ماہ کم ہو کر 3425 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ اس طرح شرح کمی 2.11 فیصد رہی جبکہ گذشتہ سال نومبر کے مقابلے میں شرح کمی 2.62 فیصد رہی۔ مونگ کی فصل منڈی میں اب آنا شروع ہوگئی ہے۔ لہذا اس کی قیمتیں آئندہ ماہ مزید کم رہیں گی۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ نومبر کی قیمتوں کا، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ نومبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2006) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2007) سے موازنہ	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2006) سے موازنہ
لاہور	3575	3633	4120	-1.60	-13.23
فیصل آباد	2940	3068	3419	-4.17	-14.01
سرگودھا	2819	3072	3281	-8.24	-14.08
ملتان	3047	3019	3637	0.93	-16.22
گوجرانوالہ	3350	3271	3545	2.42	-5.50
اوکاڑہ	3800	3817	2700	-0.45	-40.74
راولپنڈی	3690	3763	3933	-1.94	-6.19
رحیم یار خان	4176	4345	3500	-3.89	19.31
اوسط	3425	3499	3517	-2.11	-2.62

پیاز

پیاز کا ارتقاء وسطی ایشاء، ایران اور مغربی پاکستان میں آج سے 500 سال پہلے ہوا۔ پیاز کا استعمال پوری دنیا میں کھانوں میں ذائقہ پیدا کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ دنیا میں 57 ملین ٹن سے زیادہ پیاز کاشت کیا جاتا ہے۔ پیاز کی پیداوار میں چین، بھارت، امریکہ، ترکی اور پاکستان بڑے ملک ہیں۔ پیاز کی عالمی پیداوار 63650 ہزار ٹن ہے۔ پاکستان کا حصہ پیاز کی عالمی پیداوار میں 2.77 فیصد ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف دنوں میں پیاز کی کاشت کی جاتی ہے۔ صوبہ سندھ سے پیاز کی آمد نومبر سے اپریل تک، پنجاب سے مئی سے لے کر جولائی تک۔ سرحد سے اگست سے لے کر اکتوبر تک، بلوچستان سے دو فصلیں اگست سے اکتوبر اور اکتوبر سے نومبر تک حاصل ہوتی ہیں۔ پاکستان میں پیاز کی زیادہ تر پیداوار صوبہ سندھ اور بلوچستان سے حاصل ہوتی ہے۔ صوبہ سندھ پیاز کی کل ملکی پیداوار کا 40 فیصد، جبکہ پیاز کی کل پیداوار میں صوبہ پنجاب کا حصہ صرف 15 فیصد ہے جبکہ اسکی کھپت میں اس کا حصہ 50 سے 60 فیصد تک ہے۔ صوبہ پنجاب میں پیاز کی کاشت ربیع میں کی جاتی ہے اور مئی سے جولائی تک پنجاب کی مقامی رسد ہی منڈی میں اس کی طلب کو پورا کرنے کیلئے دستیاب رہتی ہے۔ مقامی فصل کے آنے سے رسد، طلب کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے اور قیمتیں کافی حد تک کم ہو جاتی ہیں۔ اس وقت منڈی میں پیاز سندھ سے آ رہا ہے۔ سندھ کے پیاز کا معیار دوسرے صوبوں کے پیاز سے بہتر ہوتا ہے اور اُس کو زیادہ عرصہ تک محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ سندھ کا پیاز آتے ہی منڈی میں پیاز کی قیمتیں کم ہونا شروع ہو گئی ہیں۔

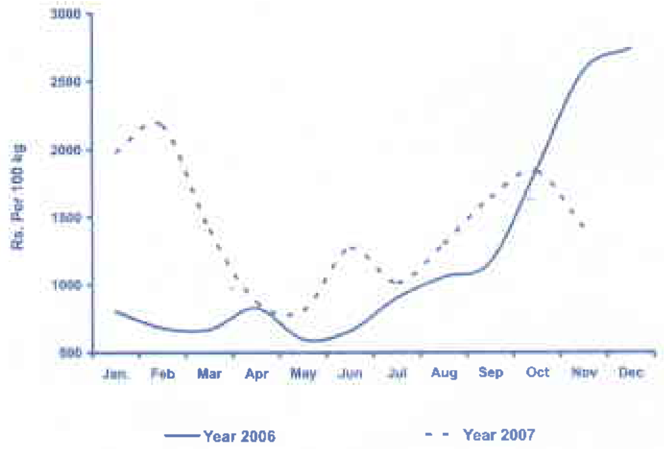

ماہ نومبر میں پیاز کی قیمتیں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں کم رہیں۔ اکتوبر کے دوران اوسط قیمت 1838 روپے فی کوئنٹل تھی جو کم ہو کر 1415 روپے فی کوئنٹل رہی۔ اس طرح شرح کمی 23.05 فیصد رہی جبکہ گذشتہ سال نومبر کے مقابلہ میں قیمتیں کم ہیں اور شرح کمی 44.99 فیصد ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2006) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2007) سے موازنہ	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2006) سے موازنہ
لاہور	1342	1850	2583	-27.46	-48.05
فیصل آباد	1292	1908	2414	-32.29	-46.48
سرگودھا	1417	2058	2983	-31.15	-52.50
ملتان	1304	1792	2438	-27.23	-46.50
گوجرانوالہ	1200	1600	2525	-25.00	-52.48
اوکاڑہ	1467	1783	2467	-17.72	-40.53
راولپنڈی	1613	1938	2663	-16.77	-39.42
رحیم یار خان	1682	1777	2499	-5.35	-32.70
اوسط	1415	1838	2571	-23.05	-44.99

آلو

دنیا میں آلو کا ارتقاء جنوبی امریکہ سے ہوا۔آلو کی عالمی پیداوار 318 ملین ٹن کے قریب پہنچ چکی ہے۔چین،روس،انڈیا،یوکرائن،امریکہ اور جرمنی آلو کی پیداوار میں بڑے ملک ہیں۔چین آلو کی عالمی پیداوار میں 22.60 فیصد حصہ رکھتا ہے جبکہ پاکستان کا عالمی پیداوار میں 26 واں نمبر ہے اور آلو کی کل پیداوار میں پاکستان کا حصہ 0.63 فیصد ہے۔آلو نشاستے کا ایک اہم ماخذ ہے اس کے علاوہ اس میں معدنی نمکیات اور حیاتین کی بھی کافی اچھی مقدار پائی جاتی ہے۔پاکستان میں اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتی ہے جو کہ کل پیداوار کی تقریباً 88 فیصد ہے نومبر سے جون تک صوبہ پنجاب کی فصل منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔آلو کی فصل سال میں دوبار آتی ہے صوبہ سرحد سے آلو کی آمد جولائی سے ستمبر اور اگست سے اکتوبر تک ہوتی ہے جبکہ بلوچستان سے آلو اکتوبر سے لیکر نومبر تک آتا ہے۔اس وقت آلو کی فصل کی آمد پنجاب سے ہو رہی ہے۔ پنجاب کی فصل منڈیوں میں آنا شروع ہوگئی ہے۔جس سے اس کی قیمتوں میں کمی کا رجحان پایا جاتا ہے۔

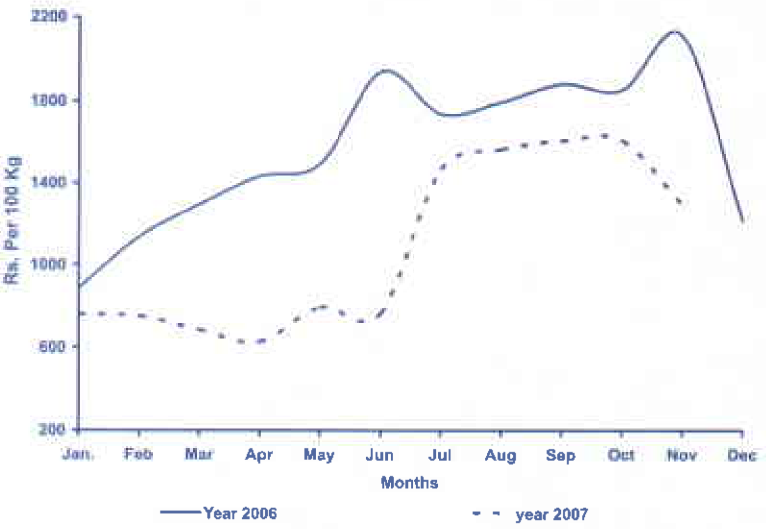

اکتوبر کے دوران اوسط قیمت 1612 روپے فی کوئنٹل تھی جو کم ہو کر 1294 روپے فی کوئنٹل ہوگی۔اس طرح شرح کمی 19.74 فیصد رہی۔لیکن پچھلے سال ماہ نومبر کی نسبت 38.77 فیصد کمی رہی۔درج ذیل گوشوارہ میں آلو کی نومبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال نومبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر(2007)کی قیمتیں	اکتوبر(2007)کی قیمتیں	نومبر(2006)کی قیمتیں	نومبر(2007)کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر(2007)سے موازنہ	نومبر(2007)کی فیصد قیمتوں کا نومبر(2006)سے موازنہ
لاہور	1225	1500	2142	-18.33	-42.80
فیصل آباد	1225	1600	2068	-23.44	-40.75
سرگودھا	1350	1858	2255	-27.34	-40.13
ملتان	1329	1675	2021	-20.66	-34.24
گوجرانوالہ	1133	1508	1900	-24.87	-40.37
اوکاڑہ	1325	1500	2142	-11.67	-38.14
راولپنڈی	1238	1450	2004	-14.62	-38.23
رحیم یارخان	1528	1808	2376	-15.49	-35.69
اوسط	1294	1612	2113	-19.74	-38.77

ٹماٹر

ٹماٹر کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ٹماٹر کی کاشت کا آغاز امریکہ سے ہوا۔اور سولہویں صدی میں یورپ میں متعارف ہوا۔آجکل دنیا میں ٹماٹر کی پیداوار میں چین،امریکہ،ترکی،مصر،انڈیا اور اٹلی بالترتیب پہلے سے چھٹے نمبر کے پیداواری ممالک ہیں۔چین ٹماٹر کی عالمی پیداوار میں 25.78 فیصد حصہ رکھتا ہے۔سال 2005 کے اعدادوشمار کے مطابق دنیا میں ٹماٹر کی کل پیداوار 122738 ہزار ٹن ہے۔پاکستان ٹماٹر کی کل پیداوار میں 30 ویں نمبر پر ہے اور اس کا حصہ 0.35 فیصد ہے۔ٹماٹر کی پیداوار میں صوبہ سرحد کا 45 فیصد،بلوچستان 26 فیصد اور پنجاب کا حصہ 19 فیصد جبکہ سندھ 10 فیصد کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ٹماٹر سالن اور سلاد دونوں میں استعمال ہوتا ہے اسلئے اس کا استعمال سارا سال ہوتا رہتا ہے۔ٹماٹر کو زیادہ تر ٹماٹو پیسٹ اور کیچپ کی شکل میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ان دنوں منڈی میں ٹماٹر پنجاب اور صوبہ سرحد سے آتا ہے۔لیکن شدید بارشوں کے باعث ان علاقوں کی فصل بری طرح متاثر ہوئی۔اس کمی کو پورا کرنے کے لیے انڈیا سے ٹماٹر درآمد کیا جارہا ہے۔اس وجہ سے قیمتوں میں کمی نظر آرہی ہے۔

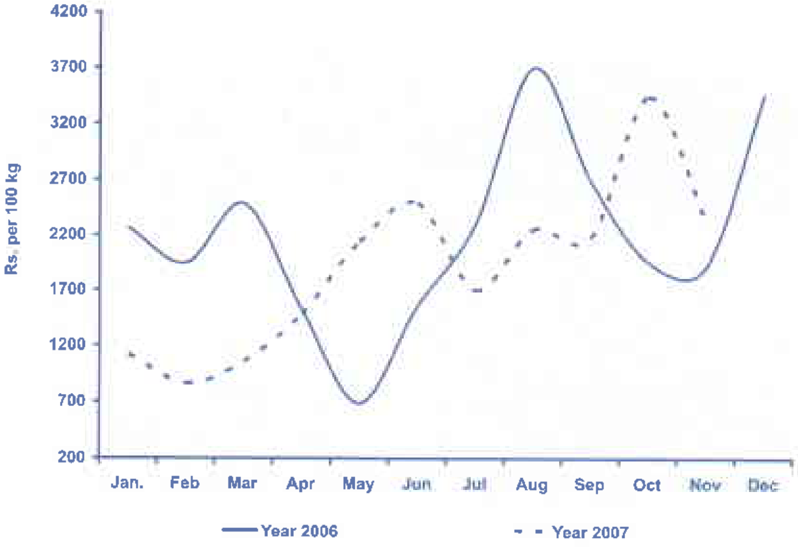

اکتوبر میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 3444 روپے فی کوئنٹل رہی جو اس ماہ (نومبر) میں کم ہو کر 2346 روپے فی کوئنٹل رہی۔اور شرح کمی 31.89 فیصد رہی۔لیکن ٹماٹر کی قیمتیں پچھلے سال ماہ نومبر کی نسبت 22.86 فیصد زیادہ رہیں۔درج ذیل گوشوارہ میں ٹماٹر کی نومبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ نومبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2006) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2007) سے موازنہ	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2006) سے موازنہ
لاہور	2158	2800	1958	-22.93	10.20
فیصل آباد	2483	3450	185	-28.03	34.22
سرگودھا	2675	3533	2250	-24.29	18.89
ملتان	1925	2975	1575	-35.23	22.22
گوجرانوالہ	2242	3508	1617	-36.09	38.68
اوکاڑہ	2263	4592	2088	-50.27	8.41
راولپنڈی	2488	3585	1792	-30.60	38.87
رحیم یار خان	2533	3110	2146	-18.55	18.04
اوسط	2346	3444	1909	-31.89	22.86

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

سرخ مرچ

مرچ کی تاریخ بہت پرانی ہے۔اس کا ارتقاء امریکہ میں 7500B.C میں ہوا۔میکسیکو اور سپین سے ہوتی ہوئی ایشاء میں پہنچی اور فلپائن ،انڈیا،چین،کوریا اور جاپان میں متعارف ہوئی۔مرچ کی پیداوار میں بھارت 44.33فیصد حصہ کے ساتھ پہلے،چین 9.67فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے،بنگلہ دیش 5.56فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور پاکستان 4.91فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔پاکستان میں مرچ کی پیداوار میں سندھ،پنجاب،بلوچستان اور سرحد بالترتیب 4,10,85اور 1فیصد حصہ کے ساتھ پہلے،دوسرے،تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔برصغیر میں سالن میں استعمال ہونے والے مصالحہ جات میں سُرخ مرچ ایک لازم جزو ہے۔صوبہ سندھ میں مرچ کی دو فصلیں خریف اور ربیع کاشت کی جاتی ہیں۔صوبہ سندھ کی فصل کسی بھی وجہ سے متاثر ہونے سے اسکی منڈی میں رسد کم ہوجاتی ہے اور منڈی میں اسکی قیمتوں میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

مرچ کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت زیادہ رہی۔سندھ کی ربیع کی فصل جو سبز مرچ پر مشتمل ہوتی ہے اگست سے منڈی میں آنا شروع ہوجائے گی۔لیکن یہ فصل سرخ مرچ کی قیمتوں میں کمی کا کوئی خاص موجب نہیں بنتی ڈی ڈی او کنری کے مطابق پانی کی کمی کے باعث خریف کی فصل کے رقبہ میں کئی سالوں سے اضافہ نہیں ہورہا ہے۔رپورٹ ہے کہ Aflatoxin کے باعث زمیندار مرچ کی کاشت میں عدم دلچسپی لے رہے ہیں۔اور اسپغول،سورج مکھی اور کپاس کی فصلیں اس کی جگہ کاشت ہونا شروع ہوگئی ہیں۔سندھ کی خریف کی فصل کے منڈی میں آنے پر سرخ مرچ کی قیمتوں میں کمی ہونے کا امکان ہے۔جو اگلے سال فروری،مارچ میں آئے گی اندیشہ ہے کہ سرخ مرچ کی قیمتیں آئندہ خریف کی فصل منڈی میں آنے تک زیادہ رہنے کا امکان ہے۔امپورٹرز حضرات کو سرخ مرچ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے اور ملکی قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کے لیے ہمسایہ ملک بھارت سے سرخ مرچ منگوانے پر توجہ دینی چاہیے۔

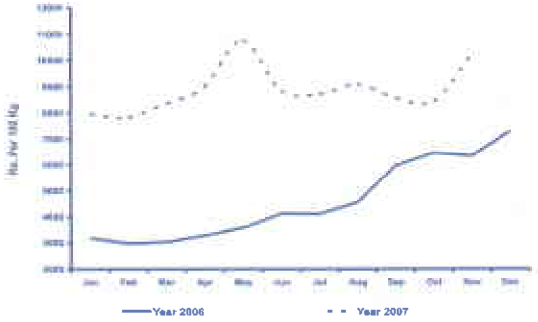

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ اکتوبر کے دوران اوسط قیمت 8435روپے فی کوئنٹل رہی جو نومبر میں بڑھ کر 10210روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔قیمت میں اوسط شرح اضافہ 21.04فیصد رہی جو گزشتہ سال نومبر کے مقابلہ میں 55.82فیصد زیادہ رہی۔درج ذیل گوشوارہ میں سرخ مرچ کی نومبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ نومبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر(2007)کی قیمتیں	اکتوبر(2007)کی قیمتیں	نومبر(2006)کی قیمتیں	نومبر(2007)کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر(2007)سے موازنہ	نومبر(2007)کی فیصد قیمتوں کا نومبر(2006)سے موازنہ
لاہور	10979	8517	8358	28.91	31.35
فیصل آباد	10054	8800	5250	14.25	90.50
سرگودھا	8346	7542	5958	10.66	40.07
ملتان	9479	8771	7718	8.07	22.84
گوجرانوالہ	10288	7333	6629	40.30	55.19
اوکاڑہ	8667	7750	5833	11.83	48.58
راولپنڈی	11075	9075	5533	22.04	100.15
رحیم یارخان	12792	9692	7142	31.99	79.12
اوسط	10210	8435	6553	21.04	55.82

کپاس

کپاس کو پوری دنیا میں ایک اہم فصل کی اہمیت حاصل ہے۔ سال2005 کے اعداد وشمار کے مطابق کپاس کی کل عالمی پیداوار42226.5ہزار ٹن ہے۔ کپاس 78 سے زیادہ ملکوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ چین، امریکہ، بھارت، پاکستان، برازیل، ترکی، اورآسٹریلیا کپاس کی پیداوار میں بالترتیب بڑے ملک ہیں۔ کپاس کی برآمد میں امریکہ سرفہرست ہے۔ جبکہ ہر سال تقریبا396 ہزارٹن کپاس برآمد کرتا ہے۔ کپاس کی سب سے زیادہ کھپت چین، بھارت، ازبکستان اور پاکستان میں ہورہی ہے۔ پاکستان کو اپنی ٹیکسٹائل انڈسٹری کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کپاس درآمد کرنی پڑتی ہے۔ دوران سال2006-07 پاکستان نے45065 میٹرک ٹن کپاس درآمد کی جس کی مالیت50226 ہزار ڈالر تھی۔ عالمی کپاس مشاورتی کمیٹی کے شائع کردہ اعداد شمار کے مطابق سال2006-07 میں کپاس کی کُل پیداوار116.3 ملین تھی۔ جو کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں 3 فیصد زیادہ ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں کپاس کی پیداوار پچھلے سال کی نسبت 0.1 فیصد کم متوقع تھی۔ کپاس کا پاکستان معیشت میں 1.8 فیصد حصہ ہے۔ پاکستان میں کپاس کی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے اور پچھلے سال کی نسبت پھٹی کی قیمتیں میں 28.4 فیصد کا اضافہ ہوا۔ پچھلے سال پھٹی کی قیمتیں1200 روپے فی من تک پہنچی تھی۔ جبکہ اس سال پھٹی کی قیمتیں 1500 روپے فی من سے تجاوز کر گئی ہیں۔ جس سے مقامی ٹیکسٹائل انڈسٹری کو مشکلات کا سامنا ہے۔ مگر زمینداروں کو اُن کی فصل کا بہتر معاوضہ مل رہا ہے۔

پاکستان نے کپاس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے کاٹن ویژن 2015 بھی متعارف کروایا ہے۔ جس میں نیچے دیئے گئے اہداف مقرر کئے گئے ہیں تا کہ مقامی ٹیکسٹائل انڈسٹری کو عروج مل سکے

کپاس کی پیداوار کا ہدف	20.7 ملین گانٹھ
کپاس کی فی پیداوار	1060 کلوگرام
ملوں میں کپاس کی کھپت	20.1ملین گانٹھ
برآمد کے لئے بقیہ کپاس	0.6ملین گانٹھ

درج ذیل گراف میں کپاس کی قیمتوں کا گذشتہ سالوں کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

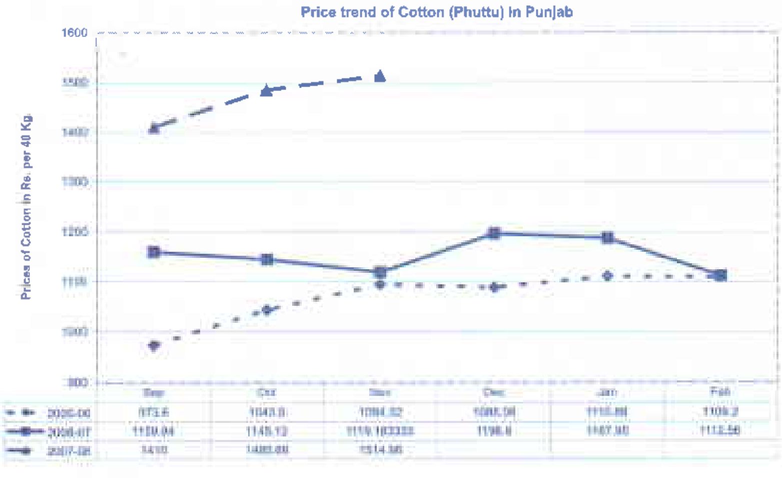

ترشاوہ پھلوں کی تجارت اور برآمد

پنجاب میں ترشاوہ پھلوں کی پیداوار سال 06-2005 کے دوران 2385.145 (ہزار) ٹن ہوئی جو کل ملکی پیداوار کا تقریباً 97 فیصد ہے۔ ضلع سرگودھا اور ٹوبہ ٹیک سنگھ پنجاب کی کل پیداوار کا بالترتیب 53 فیصد اور 6 فیصد پیدا کرتے ہیں۔ جبکہ منڈی بہاوالدین، فیصل آباد، لیہ، میانوالی، ساھیوال اور اوکاڑہ بھی اس کی کاشت کے بڑے اضلاع ہیں۔ امسال صوبہ پنجاب میں ترشاوہ پھلوں کی پیداوار گذشتہ سال کی نسبت زیادہ متوقع ہے اور خدشہ ہے کہ ترشاوہ پھلوں کے زمینداروں کو بہتر معاوضہ نہ مل سکے، لہذا اس کی مارکیٹنگ اور برآمد پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔ پچھلے سال پاکستان نے کینو کی پیداوار کم ہونے کے باوجود 32744 (ہزار) امریکی ڈالر کی برآمد کی۔ ترشاوہ پھلوں کی بہتر مارکیٹنگ اور برآمد کے لئے درج ذیل باتوں کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔

1۔ پھل کی برداشت صبح کے وقت کریں۔

2۔ پھل کو کلپر کی مدد سے ڈنڈی کے بغیر کاٹا جائے تاکہ اُس کی ڈنڈی دوسرے پھلوں کو زخمی نہ کر سکے۔ ہاتھوں اور درانتی سے برداشت قطعاً نہ کریں اور پھل کو توڑ کر نیچے کسی ٹوکری میں رکھنا چاہیے نہ کہ سیدھا زمین پر پھینکنا چاہیے۔

3۔ برداشت کے بعد پھل کو سایہ دار جگہ یا پیکنگ شیڈ میں فوری لے جایا جائے اور اس کی منتقلی میں مخصوص ٹوکریاں استعمال کی جائیں۔

4۔ دوران برداشت درختوں کی ٹہنیوں اور پھل کو زخمی نہ ہونے دیں۔

5۔ ترشاوہ پھلوں کو لکڑی کے کریٹوں کی بجائے گتے کے مضبوط ڈبوں میں پیک کیا جائے تاکہ پھل زخمی ہونے سے محفوظ رہے۔

6۔ پھلوں کو پیک کرنے سے پہلے مناسب طریقے سے درجہ بندی کی جائے اور مختلف سائزوں کے پھل مختلف ڈبوں میں پیک کیے جائے۔

7۔ گلے سڑے، زخمی اور نشان لگے پھل صحت مند پھلوں کے ساتھ پیک نہ کریں تاکہ پھل ذخیرہ کے دوران پھپھوندی سے محفوظ رہیں۔

8۔ پیک کرنے سے پہلے پھلوں پر لگی گرد و غبار اور دوسرے اجزاء اچھی طرح صاف کرلیں۔ اور صفائی کے بعد پھل پر نمی وغیرہ نہ رہنے دیں۔

9۔ پھلوں کو مناسب طریقے سے پیک کرنے کے بعد ترسیل کیا جائے تاکہ نقل و حمل کے دوران پھل خراب نہ ہوں۔ بہتر ہے کہ برآمدی پھل کی ترسیل ریفریجریٹر کنٹینرز سے کی جائے۔

10۔ پھلوں کو برآمد سے پہلے عام طور پر پالش کیا جاتا ہے جس سے پھل کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے اور پھل کی سٹوریج لائف بھی بڑھ جاتی ہے مگر اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ استعمال کی گئی پالش میں کوئی بھی ایسا مضرِ صحت کیمیکل نہیں ہونا چاہیے جس کو عالمی تجارتی معیار کے تحت ممنوع قرار دیا جا چکا ہو۔

11۔ برآمد کے لیے گتے کی خوبصورت اور گاہک کو متوجہ کی جانے والی پیکنگ استعمال کریں اور پیکنگ کو عالمی معیار کے مطابق ہونا چاہیے۔

12۔ امسال زیادہ پیداوار کے پیش نظر برآمد کنندگان کو چاہیے کہ وہ دوسرے ملکوں سے زیادہ سے زیادہ کاروباری معاہدے کریں تاکہ ملک ترشاوہ پھلوں کی برآمد سے خاطر خواہ زرمبادلہ حاصل کر سکے۔